قاتل مصور

THE DEADLY PAINTER

محمد جبران
ایم فل اسکالر

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com
http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

قاتل مصور

محمد جبران ایم فِل اسکالر

پاک سوسائٹی کے تحت شائع ہونے والے ناول "قاتل مصور" کے حقوق طبع و نقل بحق ویب سائٹ Paksociety.com اور مصنف (محمد جبران) محفوظ ہیں۔

کسی بھی فرد، ادارے، ڈائجسٹ، ویب سائٹ، ایپلیکیشن اور انٹرنیٹ کسی کے لئے بھی اس کے کسی حصے کی اشاعت یا کسی بھی ٹیوی چینل پر ڈرامہ و ڈرامائی تشکیل و ناول کی قسط کے کسی بھی طرح کے استعمال سے پہلے پبلشر (پاک سوسائٹی) سے تحریری اجازت لینا ضروری ہے۔ بہ صورت دیگر ادارہ قانونی چارہ جوئی اور بھاری جرمانہ عائد کرنے کا حق رکھتا ہے۔

http://paksociety.com

سعید نے کار ایک پانچ منزلہ عمارت کی پارکنگ میں روکی، پھر وہ دروازہ کھول کر باہر نکلا اور گاڑی لاک کر کے پارکنگ بوائے کے پاس چلا گیا۔ وہاں پہلے ہی بہت سی رنگ برنگی کاریں اور موٹر بائیکس موجود تھیں، اس نے ٹوکن لیا اور پھر زینے چڑھتا ہوا عمارت کے اندر داخل ہو گیا۔ یہ کمرشل پلازہ تھا جس میں مختلف کمپنیوں کے دفاتر، انٹرنیٹ کیفے، دکانیں اور دیگر اسٹورز وغیرہ موجود تھے۔ یہاں کرائے پر آسانی کے ساتھ دو، تین کمرے مل جایا کرتے تھے ، اس لئے بے روزگار اشخاص کے لئے یہ جگہ کسی نعمت سے کم نہیں تھی۔ ملک میں بڑھتی ہوئی بے روزگاری نے سب کو مجبور کر دیا تھا کہ وہ اپنا ذاتی بزنس شروع کر لیں۔ یہاں پر زیادہ تعداد نوجوانوں کی تھی، البتہ شہر کے مشہور و معروف مصور ایم اے مجاہد بھی یہیں پر اپنے فن کو کمائی کا ذریعہ بنائے بیٹھے تھے۔ وہ کوئی پچیس، تیس سال سے اسی فن سے منسلک تھے، مگر اب تک انہیں پاکستان میں وہ پذیرائی نہیں ملی تھی جسکے وہ حقدار تھے۔ سالانہ آرٹ گیلری میں انکی شہکار تصاویر نمائش کے لئے لگتیں تو انہیں وہیں سے تھوڑی بہت آمدنی ہو جاتی تھی۔ اگر وہ باہر کسی ملک میں ہوتے تو انکی خوب عزت افزائی ہوتی، مگر پیارے پاکستان میں تو اس بے چارے فن کو بھلا دیا گیا۔ ورنہ پاکستان نے دنیا کے بہترین مصور پیدا کیا جو اپنی مثال آپ تھے۔ ان میں قابل ذکر عبد الرحمان چغتائی صاحب کا نام ہے جن کا اپنا چغتائی اسٹائل تھا، جو فارسی اور منگول کلچر کا حسین امتزاج تھا۔ اس کے علاوہ احمد پرویز صاحب جن کا تعلق پنڈی سے تھا انہوں نے ابتداء واٹر کلرز سے کی اور بعد ازاں وہ آئل پینٹ کی طرف آ گئے۔ انہیں امریکہ اور برطانیہ میں خوب پذیرائی ملی۔ اس کے بعد اگر صادقین صاحب کا ذکر نہ کریں تو زیادتی ہو گی، انہوں نے دیواروں پر نقش نگاری کے ساتھ ساتھ خطاطی میں بھی کمال مہارت کا مظاہرہ کیا۔

ان دنوں تپتی گرمیوں کا موسم تھا لہذا سب لوگ شام کے بعد ہی گھر سے باہر نکلا کرتے تھے۔ کراچی کا موسم اب ویسا خوشگوار نہیں رہا تھا جیسے پہلے ہوتا تھا۔ سمندر کی وجہ سے گرمیاں زیادہ تر محسوس نہیں ہوا کرتی تھیں۔ مگر اس بار موسم بہت بے رحم ثابت ہوا تھا، پورا دن گرم اور راتیں کبھی کبھار ٹھنڈی ہو جایا کرتی تھیں۔ راتوں کے ٹھنڈے ہونے کی خاص وجہ ٹھنڈی ہواؤں کا چلنا تھا۔ سعید زینے چڑھتا ہوا چوتھی منزل پر پہنچا جہاں پر ایک دروازہ کے باہر ایم اے مجاہد کے نام کی تختی لگی ہوئی تھی۔ دروازہ

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

پاک سوسائٹی خاص کیوں ہیں:-

ہائی کوالٹی پی ڈی ایف

ایک کلک سے ڈاؤنلوڈ

کتاب کی مُختلف سائزوں میں اپلوڈنگ

ایڈ فری لنکس

ڈاؤنلوڈ اور آن لائن ریڈنگ ایک پیج پر

ناولز اور عمران سیریز کی مُکمل رینج

Click on http://paksociety.com to Visit Us

پاک سوسائٹی کو فیس بُک پر جوائن کریں http://fb.com/paksociety

پاک سوسائٹی کو ٹوئٹر پر جوائن کریں http://twitter.com/paksociety1

پاک سوسائٹی کو گُوگل پلس پر جوائن کریں https://plus.google.com/112999726194960503629

ہمیں وزٹ کرنے کے لئے ہمارا ویب ایڈریس براوزر میں لکھیں یا گُوگل میں پاک سوسائٹی تلاش کریں۔

اپنے دوست احباب اور فیملی کو ہماری ویب سائیٹ کا بتا کر پاکستان کی آن لائن لائبریری کا ممبر بنائیں۔

اِس خوبصورت ویب سائٹ کو چلانے کے لئے ہر ماہ کثیر سرمایہ درکار ہوتا ہے، اگر آپ مالی مدد کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے فیس بک پر رابطہ کریں۔۔۔

ہمیں فیس بک پر لائک کریں اور ہر کتاب اپنی وال پر دیکھنے کے لئے امیج پر دی گئی ہدایات پر عمل کریں:-

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

کھلا تھا، البتہ اس کے آگے پردہ گرا ہوا تھا وہ دروازہ کھٹکاتا ہوا اندر داخل ہوا تو سامنے دفتری میز کی دوسری طرف ایم اے مجاہد کا اسسٹنٹ بیٹھا ہوا تھا۔ میز پر کاغذات کا پلندہ تھا اور اسسٹنٹ کچھ لکھنے میں مشغول تھا، دروازے پر نظر پڑتے ہی اس نے سعید کا کھڑے ہو کر استقبال کیا اور مصافے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا، دونوں میں مسکراہٹوں کا تبادلہ ہوا، مصافحہ ہوا اور پھر اسسٹنٹ گویا ہوا:

"تشریف رکھئیے جناب۔۔۔۔۔۔۔ فرمایئے میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں؟۔۔۔۔"

"جی یہ میرا کارڈ ہے، میرا نام سعید ہے اور میں ایک پرائیویٹ فرم میں سیلز آفیسر ہوں۔۔۔۔۔"سعید نے بیٹھتے ہی اپنی جیب سے ایک کارڈ نکال کر اسسٹنٹ کی طرف بڑھا دیا۔ جسے لیکر اس نے غور سے دیکھا اور پھر وہ سعید کو دیکھ کر مسکرانے لگا۔

وہ دراصل مجھے مصوری کا بے حد شوق ہے، جنون کہیں تو بے جا نہ ہو گا۔ کراچی میں جب بھی نمائش ہوتی ہے تو میں ضرور دیکھنے" جاتا ہوں۔ یقین کریں کئی دفعہ تو میں فن مصوری دیکھ کر اتنا متاثر ہوتا ہوں کہ پینٹنگز بہت مہنگے داموں بھی خرید لیتا ہوں۔ میں صادقین صاحب کا بہت بڑا فین ہوں، تاہم انہیں ہم سے بچھڑے عرصہ بیت گیا، مگر میرے گھر میں آج بھی انکی خطاطی کی تصاویر موجود ہیں۔ کمال کی بھی کوئی آخری حد ہو گی تو شاید میرے نزدیک انہوں نے اس حد کو عبور کر دیا تھا۔ مجھے کبھی ان سے ملنے کا اتفاق نہیں ہوا اگر آج وہ حیات ہوتے تو ان کے پاس ضرور جاتا۔ آخر کو انہیں پرائڈ آف پرفامنس ملا کوئی نہ کوئی تو خاص بات ہو گی

"ناں ان میں۔۔۔۔۔۔۔

جی بالکل اس میں تو کوئی شک نہیں انکی جتنی بھی تعریف کی جائے وہ کم ہے، بلاشبہ پاکستان کے سب سے بڑے پینٹرز میں انکا شمار" ہوتا تھا۔ انہیں فرانس اور آسٹریلیا کے سب بڑے ایوارڈز سے بھی نوازہ گیا۔ اس کے علاوہ انہیں تمغہ امتیاز اور ستارہ امتیاز سے بھی

"نوازہ گیا اس میں کوئی شک نہیں کہ ان جیسا کمال تو کسی کسی کو نصیب ہوتا ہے۔۔۔۔

-"معاف کیجئے گا، آپ بھی کہیں گے کہ میں مجاہد صاحب کے آفس میں بیٹھ کر کسی اور مصور کی تعریف کر رہا ہوں۔ یقین کریں اس سال ہونے والی سالانہ نمائش میں میں نے مجاہد صاحب کی فن مصوری دیکھی، بلاشبہ کمال کی تھی۔ مجھے لگتا ہے کہ پاکستان میں ایک اور عظیم مصور پیدا ہو گیا ہے۔ غالباً یہاں انکی تصاویر کو پہلی دفعہ نمائش کے لئے پیش کیا گیا، مجھے ان سے ملنے کا بہت اشتیاق ہو رہا تھا بڑی مشکلوں سے بھاگ دوڑ کے بعد وہاں کی انتظامیہ سے آپ کا پتہ ملا۔ پلیز آپ بتائیں مجھے کیا کرنا ہو گا اور میری ان سے کیسے

"ملاقات ممکن ہو پائے گی؟۔۔

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

"ارے نہیں جناب آپ تو ہمارے لئے انتہائی قابل احترام ہیں، ہم آپکے کہے پر بھلا کیوں ناراض ہونے لگے؟ پاکستان کے تمام مصور ہمارے سر آنکھوں پر، چاہے وہ کوئی بھی ہوں۔ نام تو پاکستان کا روشن ہو گا نہ جی اور ہاں آپ کی بات درست ہے۔ ان کی تصاویر پہلی بار کراچی میں نمائش کے لئے پیش کی گئیں۔ اس سے قبل لاہور میں ہوتی تھیں، وہ دراصل مجاہد صاحب کافی عرصہ کوئٹہ گزار کر آئے ہیں تو اسلئے انہیں اتنا زیادہ ابھی کوئی نہیں جانتا۔ دیکھیں ناں اگر کوئٹہ میں کوئی بہت اچھی چیز ہو تو باقی پاکستان کو کم ہی معلوم پڑتی ہے نہ جانے ایسا کیوں ہے۔ آخر وہ بھی پاکستان کا حصہ ہے، خیر اگر آپ برا نہ منائیں تو میں آپ کو تھوڑی سی تکلیف دوں گا۔ آپ ایسا کریں یہاں سے سیدھا اس پردے کو ہٹا کر اندر چلے جائیں آپ کی ملاقات مجاہد صاحب سے ہو جائے گی۔ وہ اس وقت اندر ہی اپنے کام میں مشغول ہیں اور آپکا آنا انہیں بہت اچھا لگے گا۔"

"مجھے یہ سن کر کافی مسرت ہوئی کہ مجاہد صاحب یہاں موجود ہیں اور ان سے ملاقات یقیناً خوشگوار ہو گی۔ یہ میرے لئے اعزاز کی بات ہے، جہاں تک آپ نے کوئٹہ کی بات کی تو میں آپ سے متفق ہوں۔ ہمیں کوئٹہ پر بھی توجہ دینی چاہیے اور وہاں کے لوگوں کو بھی پرموٹ کرنا چاہیے۔۔" اس کے بعد سعید اٹھا اور اس نے اپنا رخ سائیڈ پر موجود اندرونی دروازے کی طرف کر لیا۔ وہ پردہ ہٹا کر اندر داخل ہوا تو وہاں نیم اندھیرا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا ہوں اندر داخل ہوا۔ چاروں طرف مختلف پینٹنگز اور دیگر نمائشی تصاویر دیواروں پر آویزاں تھیں۔ وہ ایک چھوٹا سا ہال نما کمرہ تھا جس کے درمیان میں ایک کینوس موجود تھا مگر مجاہد صاحب کا کہیں پتا نہیں تھا کہ وہ کہاں ہیں؟ ایک دم سے کمرہ روشن ہوا اور کینوس کے پیچھے پردہ ہٹا کر ایک شخص نمودار ہوا جس کے چہرے پر سفید فرنچ کٹ سر پر فلیٹ ہیٹ اور آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ عمر کوئی پچاس کے قریب رہی ہو گی مگر وہ چالیس کا لگتا تھا، اس نے بدن پر ایک خوب صورت شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی اور وہ مسکراتا ہوا سعید کے پاس آیا اور پھر اس سے مصافہ کرتے ہوئے کہنے لگا:

"آیئے سعید صاحب مجھے ایم اے مجاہد کہتے ہیں، کیسے ہیں آپ؟" اس کی اس بات سے سعید ذرا سا چونکا اور پھر اس نے بھی بڑی مشکل سے مسکراتے ہوئے اپنی حیرت کا اظہار کیا:

"ارے واہ آپ تو میرا نام بھی جانتے ہیں، جان کر کافی خوشگوار حیرت ہوئی۔ پھر تو آپ میری نوکری کے بارے میں بھی جانتے ہوں۔ ہاہاہا۔۔۔۔ لگتا ہے آپ چھپ کر ہماری باتیں سن رہے تھے۔۔۔"

"آپ جو چاہے سمجھ لیں میں تو یہ بھی جانتا ہوں کہ آپ یہاں پر کس مقصد کے لئے آئے ہیں۔۔۔۔۔"-

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام پر موجود آل ٹائم بیسٹ سیلرز:-

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com
http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

اچھا۔۔۔۔۔تو پھر بتائیں وہ کون سا مقصد ہو سکتا ہے ؟۔۔۔"سعید نے انتہائی حیرت سے کہا"

"یہی کہ آپ نے اپنی تصور بنوانی ہے۔۔۔"

"مم مگر آپ کو یہ کیسے پتہ اس کا ذکر تو میں نے ابھی تک کسی سے نہیں کیا ہے؟۔۔۔۔۔"

آئیں آپ کے لئے ایک اور حیرت انگیز خوشخبری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"مصور مجاہد نے سعید چہرے پر مکروہ مسکراہٹ سجاتے" ہوئے اپنے ساتھ لیا اور کینوس کے دوسرے طرف لے آیا۔کینوس کو دیکھ کر سعید کا منہ حیرت سے کھل گیا وہ سچ مچ بے ہوش ہونے لگا تھا،اس نے بڑی مشکلوں سے اپنے آپ کو قابو کیا اور پھر گویا ہوا:

یہ یہ۔۔۔۔۔ناممکن ہے۔۔۔۔۔۔۔۔یہ کیسے ہو سکتا ہے ؟یہ تو ہو بہو میری تصویر ہے۔۔۔آپ نے یہ کیسے کر لیا؟"سعید کا" بدن بری طرح سے کانپ رہا تھا۔اس کی زبان بھی ہکلا رہی تھی،بڑی مشکلوں سے اس نے اپنی زبان سے الفاظ ادا کئے تھے۔

یہ تو خدا کی دین ہے،جیسے لکھاری اپنے قلم سے کسی بھی منظر کی الفاظ کی شکل میں منظر کشی کر لیتا ہے ویسے ہم مصور لوگ کسی کو " بھی اپنے کینوس میں اتار لیتے ہیں،بس اس کے لئے تھوڑا خون چاہیے۔۔۔ہاہاہا بس جو ایک بار اس کینوس میں اتر جاتا ہے وہ پھر ہمیشہ کے لئے اس میں قید ہو جاتا ہے۔بالکل ایسے ہی جیسی آپ یہ تصاویر دیواروں پر دیکھ رہے ہیں۔یہ بے چارے بھی آپ کی طرح اپنی تصویر بنوانے آئے تھے اور اب یہ ہمیشہ کے لئے قید ہو گئے ہیں۔کیونکہ مرنے کے بعد کوئی واپس نہیں آتا۔۔۔۔ہاہاہا ۔۔۔۔۔۔۔جو ایک بار کینوس پہ اتر جائے اس کی زندگی میری آرٹ گیلری کی قیدی بن جاتی ہے۔۔۔۔۔ہاہاہا۔۔۔۔"یہ کہتے ہی مصور نے اپنی سائیڈ جیب سے ایک خنجر نکال کر سعید کے پیٹ میں گھونپ دیا۔سعید نے بے اختیار کراہ کر خنجر اور اپنے پیٹ کو ہاتھ لگایا۔اس کی چیخ اندر ہی کہیں گھٹ کر رہ گئی تھی اور خون تھا کہ پانی کی طرح بہہ رہا تھا۔اس کی آنکھوں میں پہلے آنسو آئے پھر وہ لال ہو گئیں،اس کا چہرہ عجیب بے بسی اور حیرت کی ملی جلی تصویر بن گیا تھا۔اس کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ یہاں آکر اس کے ساتھ یہ ہو گا۔اسے ابھی بھی سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟قریب تھا کہ وہ جھولتا ہوا زمین پر گر جاتا کہ قاتل مصور نے اسے تھام لیا اور پھر اسکے پیٹ سے خنجر نکال کر اسکی شہ رگ کاٹ دی۔خون فووارے کی طرح اس کی گردن سے اُبل اُبل کر بہہ رہا تھا۔اس کے بعد قاتل مصور نے خنجر ایک سائیڈ پر پھینکا اور اس کی گردن کے ساتھ اپنے ہونٹ لگا دیئے۔اس دوران قاتل مصور کا اسسٹنٹ کمرے میں داخل ہوا اور پھر وہ مسکراتا ہوا ان کے پاس آیا اور اس نے اپنے ہونٹ سعید کے پیٹ کو

http://paksociety.com

لگا لئے۔ اب کمرے میں ایک نامعلوم پراسرار خاموشی تھی اور سعید زمین پر پڑا ہوا تھا، جبکہ وہ دونوں اس پر جھکے ہوئے تھے اور چھت والا پنکھا اپنی پوری رفتار سے چل رہا تھا۔۔۔ قاتل مصور نے باقی لوگوں کی طرح سعید کو بھی اپنے کینوس کا غلام بنا دیا تھا اور اب وہ ہمیشہ کے لئے اس کی آرٹ گیلری کا قیدی بن چکا تھا۔۔۔!

☆☆☆☆☆☆☆☆

ختم شُد

آپکی قیمتی رائے کا انتظار رہے گا۔۔

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام